لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار

رسالہ ہذا بانی تبلیغی جماعت کی وہابیت اور اُن کے عقاید کی حقیقت کا آئینہ

مسمےٰ باسم

جراثیم الوھابیۃ

فی

الجماعۃ التبلیغیۃ

از

حضرت مولانا مولوی ابو الجمیل محمد رضوان الرحمٰن صاحب
سنی حنفی فاروقی سہسوانی مفتی مالوہ (اندور)

ملنے کے پتے

۱۔ محمد احسان الرحمٰن فاروقی متصل جامع مسجد اندور سٹی
۲۔ مکتبہ لطیفیہ نزد جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور
۳۔ مکتبہ کلیمی اہلسنت ۹۸/۲۰۲ ناظر باغ کانپور

قیمت ۳۷ پیسے

عرض حال

ہم نے رسالہ ھٰذا میں تبلیغی جماعت کی وہابیت
اُن کے عقائد کی کیفیت ان کی اسکیم کی حقیقت اور
اُن کی جماعت کی تقیہ بازی کی نوعیت خود اُن ہی
کے مخصوص مبلغین اور اہل قلم کی کتابوں سے مکمل طور ثابت کی ہے
تاکہ عوام اہلسنت اُن سے ہوشیار اور اُنکے ہتھکنڈوں سے خبردار ہو جائیں
اُن سے بچیں اور اپنے دین و ایمان کو محفوظ رکھیں وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

محمد رضوان الرحمٰن فاروقی
مفتی مالوہ
۱۰ فروری ۱۹۵۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی اٰلَائِہٖ وَنَعْمَائِہٖ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ فَازُوْا بِنُصْرَتِہٖ وَوَلَائِہٖ اِلٰی یَوْمِ لِقَائِہٖ۔

اَمَّا بَعْدُ اس پرفتن اور نازک دور میں مختلف العقائد فرقوں اور جماعتوں کا خروج و ظہور کوئی حیرت انگیز یا تعجب خیز بات نہیں۔ اسلئے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریبا چودہ سو سال پیشتر اپنی معجزانہ پیشین گوئی کے ذریعہ ان نئے نئے فرقوں کے نکلنے کی مسلمانوں کو اطلاع فرما دی تھی چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَالنَّصٰرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَصَحَّحَہٗ فِیْ جَامِعِہٖ۔

کہ فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے اور اسی طرح نصاریٰ بھی اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی اس حدیث کو امام ترمذی نے جامع ترمذی میں روایت کیا اور تصحیح و تحسین فرمائی ہے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی اسرائیل (یہود و نصاریٰ) بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت

35/-

أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ

تہتر فرقے ہو جائے گی بہتر فرقے جہنمی اور صرف ایک فرقہ ناجی ہو گا صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نجات پانے والا کون سا فرقہ ہو گا تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو میری سنت اور صحابہ کی جماعت کے طریقے پر ہونگے یعنی اہلسنت وجماعت۔

ان احادیث کو ترمذی کے علاوہ دیگر محدثین مثلاً امام ابو داؤد ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل وغیرہم رحمہم اللہ نے بھی اپنی کتابوں میں بالفاظ متقاربہ متعدد صحابہ کرام سے روایت کیا ہے

تشریح ما انا علیہ واصحابی جو حدیث کے الفاظ ہیں ان سے مراد اہل سنت وجماعت ہیں۔

فی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ لاشک ولاریب انہم ھم اہل السنۃ والجماعۃ

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے بلاشک وشبہ وہ صرف اہل سنت وجماعت ہیں۔

احادیث مذکورہ بالا سے جس طرح یہ ثابت ہوا کہ نجات پانے والی جماعت صرف جماعت اہل سنت ہے اور باقی فرقے جہنمی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی واضح ہو گیا کہ امت محمدیہ میں تشتت وافتراق پیدا ہو گا اور نئے نئے فرقے عالم وجود میں آئینگے چنانچہ مخبر صادق کی پیشین گوئی پوری ہوئی اور جبریہ، قدریہ، معتزلہ وہابیہ، دیوبندیہ، مرزائیہ، چکڑالویہ اور نہ معلوم کتنے فرقے ظاہر ہو چکے اور عوام اہلسنت

کو بہکانے اور اپنا ہم خیال اور ہم عقیدہ بنانے کی جدوجہد کر چکے، جن میں بعض فرقے خود بخود گمنامی کے قبرستان میں اس طرح دفن ہو چکے کہ عوام آج ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں اور بعض فرقوں نے اپنی کمزوری کو محسوس کیا اور اپنے دائرہ تبلیغ کو اپنے اپنے مخصوص فرقوں میں محدود کر دیا اور عوام اہل سنت سے عقائد کے معاملہ میں تعارض ترک کر دیا لیکن بعض فرقے آج تک عوام کو بہکانے اور گمراہ کرنے کے درپے نظر آرہے ہیں آخر الذکر فرقوں میں فرقہ وہابیہ بھی ہے۔

فرقہ وہابیہ کے عقائد

عقیدہ ۱ وہابیہ کے نزدیک خدا جھوٹ بول سکتا ہے چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی اپنے رسالہ یکروزی میں لکھتے ہیں

"ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہو" یکروزی ص۱۴۵

اسی عقیدہ کو بانی تبلیغی جماعت کے مرشد ثانی مولوی خلیل احمد براہین قاطعہ میں اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

"امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے نہیں نکالا قدما میں اختلاف ہے" براہین قاطعہ ص۲

ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ کذب جھوٹ اور فریب عیوب ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پاک تمام عیوب سے منزہ ہے

عقیدہ ۲ وہابیہ کے نزدیک صفات باری تعالیٰ اختیاری اور حادث ہیں۔ مولوی اسماعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں:۔

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے" (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ علم خداوندی اختیاری ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر صفت اختیاری حادث ہے شرح عقائد نسفی میں ہے الصادر عن الشیٔ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ یعنی جو چیز کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ بالضرورت حادث ہوگی ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ خدا کی ذات اور صفات قدیم ہیں

عقیدہ ۱۵ - وہابیہ خدائے تعالیٰ کے لئے زمان ومکان اور جہت کے قائل ہیں چنانچہ ایضاح الحق میں مولوی محمد اسماعیل تحریر کرتے ہیں۔

"تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلا جہت از قبیل بدعات است" (ایضاح الحق صفحہ ۳۵)

یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان ومکان اور دیدار ماننا بلا جہت از قبیل بدعات ہے، ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ زمان ومکان اور جہات سے منزّہ اور پاک ہے شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں۔

"عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جہتے از فوق وتحت متصور نیست وہمین است مذہب اہل سنت وجماعت

بحر الرائق میں ہے یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ یہی الفاظ فتاویٰ عالمگیری میں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے جو مکان ثابت کرے گا کافر ہو جائے گا۔

عقیدہ ۱۶ وہابیہ کے نزدیک سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے حضور کے بعد کسی نبی کے آنے سے وہابیہ کے نزدیک ختم نبوت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ چنانچہ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند اپنی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔۔

"عوام کے خیال میں تو رسول صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ" (تحذیر الناس صفحہ ۳)

الحاصل خاتم النبیین کے معنے اسب میں پچھلے نبی ہونے کو مولوی قاسم کہتے ہیں کہ جاہلوں اور عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں اس کا فضائل نبوی سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ تمام صحابۂ کرام، ائمہ عظام علمائے متقدمین اور فضلاء محدثین نے یہی مطلب بیان کیا ہے لیکن مولوی قاسم تمام مفسرین کے خلاف تفسیر بالرائے فرماکر اپنے مقصد کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں اور آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اب حضور کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعوے کرے تو جھوٹا اور دجال ہے حدیث میں ہے حضور فرماتے ہیں انا العاقب الذی لا نبی بعدہ ، یعنی میں عاقب ہوں

اور عاقب وہ نبی ہے جس نبی کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

عقیدہ: وہابیہ کے نزدیک نماز میں رسول پاک کا تصور اور خیال آجانا اپنے گائے اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی امام الوہابیہ اپنی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں۔

"نماز میں پیر اور اس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالت مآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے" (صراط مستقیم ص۹۵)

مسلمانو! غور کرو، یہ ہے وہابیہ کا تعلق ذات رسول پاک سے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

عقیدہ: وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ رسول پاک مرکر مٹی میں مل گئے تقویۃ الایمان میں ہے

"یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان ص۶۰)

ہم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ نبی مزار پاک میں زندہ ہیں حدیث شریف میں ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء وفی روایۃ نبی اللہ حی یرزق (ابن ماجہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے اجسام طیبہ کا کھانا زمین پر حرام کردیا۔ اللہ کا نبی زندہ ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے

عقیدہ: وہابیہ کے نزدیک رحمۃ للعٰلمین سید عالم کی صفت خاصہ نہیں دوسروں کو بھی کہہ سکتے ہیں چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے فتاوے میں لکھتے ہیں۔

"رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلعم کی نہیں ہے انبیاء علماء بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں" (فتاوی رشیدیہ جلد ۲ ص۱۲)

عقیدہ: وہابیوں کے نزدیک جادوگروں کے جادو انبیاء کرام کے معجزات سے زیادہ قوی ہیں

"بہت سی چیزیں کہ مقبولوں کی معجزہ گنی جاتی ہیں ویسی بلکہ قوت و کمال میں ان سے بڑھ کر جادوگر اور طلسمات والے کر سکتے ہیں" (منصب امامت ص۳۱)

عقیدہ: وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فی الحال علم غیب نہیں ہاں اختیار رکھتا ہے کہ جب چاہے معلوم کرے چنانچہ تقویۃ الایمان میں ہے "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے" (تقویۃ الایمان ص۲۶)

عقیدہ: وہابیہ شفاعت کے بھی منکر ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان میں ہے "محبت کے سبب سفارش قبول کرے اس قسم کی شفاعت بھی اس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں جو کسی کو اس قسم کا شفیع سمجھے ویسا ہی مشرک ہے" (تقویۃ الایمان ص۳۸)

ہم نے اس مختصر رسالہ میں وہابیہ کے چند عقیدے بیان کئے ہیں ورنہ ان لوگوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جس بے باکی سے گستاخانہ کلمات اور بیہودہ عبارات اپنی اپنی کتابوں میں لکھ کر شان رسالت کی تنقیص و توہین کی ہے اس کی تفصیل کسی دوسرے رسالہ میں پیش کی جائے گی

فرقہ وہابیہ انتہائی خطرناک ہے

یہ فرقہ ہمیشہ اسی کوشش میں رہا کہ عوام کو جس تدبیر سے ممکن ہو وہابی بنا کر اپنے فرقہ میں ضم کرے۔ اس سلسلہ میں فرقہ نئی نئی اسکیمیں تیار کرتا رہا اور تدبیریں سوچتا رہا کبھی مجاہدانہ شان سے جلوہ گر ہوا کبھی عوام کو لبھانے کے لئے حنفیت کا لباس زیب تن کیا کبھی لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے خرقہ پوش بنا لیکن وہابیہ کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکی۔ چونکہ عوام اہل سنت کو حضرات علمائے کرام نے وہابیہ کے عقائد و خیالات سے خبردار اور ان کی مخصوص علامات سے ہوشیار کر دیا تھا اس لئے عوام اہل سنت نہ ان کے وعظ سننے کو تیار رہتے نہ ان کی مذہبی مجالس و محافل میں شرکت کے روادار تھے۔ بلکہ ان کی صحبت و گفتگو سے بیزار و متنفر تھے وہابیہ جب کبھی جس صورت اور جس لباس میں ظاہر ہوئے عوام نے بیک نظر دیکھ کر کہہ دیا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

تبلیغی جماعت کی صورت میں اشاعت وہابیت

دور حاضر میں فرقہ وہابیہ وہابیت کی توسیع و اشاعت کے لئے تبلیغی جماعت کی صورت میں رونما ہوا ہے اس جماعت کے افراد جا بجا گشت کرتے اور جماعتوں کی صورت میں نکلتے ہیں اور عوام کو

یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کا مقصد صرف صوم و صلوٰۃ اور کلمہ طیبہ کی تبلیغ اور اعمال کی اصلاح ہے عوام کو اس بات کا اطمینان دلاتے ہیں کہ ہمیں کسی کے عقائد سے بحث نہیں حالانکہ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ صوم و صلوٰۃ اور کلمہ طیبہ کا سبز باغ دکھا کر عوام کو اپنی جماعت کا ممبر بنائیں اور آہستہ آہستہ اپنے رنگ میں رنگ کر وہابی بنائیں اور ظاہر ہے کہ وہ عوام جو عربی زبان جانتے نہیں جن کو آیات و احادیث کا ترجمہ کرنے کی استعداد نہیں اور ناسخ و منسوخ اور صحیح و ضعیف میں تمیز نہیں خود اپنے عقائد و مسائل اور مسائل کے علل و دلائل سے بے خبر اور انجان ہیں جب اس قسم کے لوگ تبلیغی جماعت میں شریک ہو جائیں گے جماعت کا لٹریچر دیکھیں گے ان کے رسائل کا مطالعہ کریں گے وہابی مولویوں کے بیان کردہ ترجمے اور مضامین پڑھیں گے اور ان مضامین کو معتقدانہ حیثیت سے اپنے دلوں میں جگہ دیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ خود ہی رفتہ رفتہ جماعت کے ہم خیال بن کر جماعت کا دم بھرنے لگیں گے۔

اہل سنت ہوشیار!

غور کرنے کا مقام ہے کہ تبلیغی جماعت کی یہ اسکیم کیسی خطرناک اسکیم ہے پس عوام اہل سنت اگر دین قویم اور صراط مستقیم پر قائم رہنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ اس جماعت سے گریز اور ان کی مجلسوں اور صحبتوں سے پرہیز کریں اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت سے غافل نہ ہوں۔ بد مذہبوں سے بچنے اور ان سے اپنے دین و ایمان کو بچانے کے لئے یہی ترکیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے

چنانچہ مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مسلم شریف)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں جھوٹے مکار فریبی آئیں گے جو تم کو ایسی حدیثیں سنائیں گے جن کو تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنا ہوگا پس مسلمانو! تم ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے پاس نہ آنے دینا ایسی صورت میں وہ تم کو نہ گمراہ کر سکیں گے اور نہ فتنے میں ڈال سکیں گے

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ بدعقیدہ اور بدمذہب سے دور رہنے کی صورت میں بدعقیدہ لوگوں کی بدعقیدگی اور بدمذہبوں کی بدمذہبی دور رہنے والے کے لئے مضر نہیں ہوگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ابن عساکر محدث نے روایت کی ہے

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ایاک و قرین السوء فانک بہ تعرف ابن عساکر

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برے ساتھی سے دور رہو اس لئے کہ اسی کے ساتھ تم کو قیاس کیا جائے گا۔

(اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے)

اس حدیث میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بروں

کی صحبت سے اجتناب کرنے کی طرف اشارہ فرمایا ہے

مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت وہابی تھے

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت وہابی علماء کی صحبت میں رہے وہابیوں کی نگرانی میں ان کے دینی جذبات نے پرورش پائی اور ان کے اثرات قبول کئے مکمل دس سال وہابیوں کے ساتھ زندگی بسر کی اور اسی زمانہ میں وہابیہ کے سرگروہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید ہوئے پھر مولوی رشید احمد کے انتقال کے بعد دوسرے مشہور وہابی مولوی خلیل احمد سے بیعت کی موصوف کو وہابیہ کی مشہور مدرسہ میں منصب تدریس ملا اور وہابی علماء کی امامت کا شرف بھی حاصل ہوا آخر عمر تک وہابیوں سے تعلقات قائم رکھے حتےٰ کہ علمائے وہابیہ مولوی الیاس کے جسم و جان میں بس گئے

اب ہم حقائق مذکورہ بالا کے ثبوت میں مولوی الیاس کی تبلیغی جماعت کے مبلغ مولوی ابوالحسن ندوی کی کتاب "مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت" پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۴۵ پر تحریر ہے

"گنگوہ اس وقت صلحاء و فضلا کا مرکز تھا اُن کی اور خود مولانا رشید احمد صاحب کی صحبت اور مجالس کی دولت مولانا الیاس صاحب کو شب و روز حاصل تھی"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی الیاس وہابیوں کی صحبت میں رہے اس لئے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی اکابر وہابیہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ پھر اسی دینی دعوت کے صفحہ ۴۵ پر مرقوم ہے۔

" دینی جذبات کی پرورش نیز دین کی سمجھ اور اس کا سلیقہ
پیدا کرنے میں ان کیمیا اثر صحبتوں اور مجالس کو جو
دخل ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی الیاس ان کیمیا اثر صحبتوں کے اثرات سے محروم نہ رہے ورنہ اہل نظر کی نظروں سے کیمیا اثر صحبتوں کی کیمیا اثری پوشیدہ ہوئی جا رہی ہے پھر اسی ص۴۵ پر ہے

" مولانا الیاس کی دینی اور روحانی زندگی میں اس ابتدائی
ماحول کا فیض برابر شامل رہا۔ انسان کی زندگی میں
مقام اور ماحول کا اثر قبول کرنے کا جو بہترین زمانہ
ہو سکتا ہے مولانا الیاس کا وہ زمانہ گنگوہ میں گزرا"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی الیاس نے ان کے مذہبی اثرات بخوبی قبول کئے اور ان کی کیمیا اثری کا مکمل نمونہ بن گئے

پھر اسی دینی دعوت کے اسی ص۴۵ پر ہے۔

" جب گنگوہ آئے تو دس گیارہ سال کے بچے تھے جب ۱۳۲۳ھ
میں مولانا گنگوہی نے وفات پائی تو بیس سال کے جوان تھے
گویا دس برس کا عرصہ مولانا کی صحبت میں گذارا"

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مولوی الیاس فطرت کی کوری اور صاف تختی لے کر گنگوہ آئے تھے

دس سال کی طویل مدت وہابیوں کی مجالس و محافل میں گزار کر اپنے دل کی کوری اور صاف تختی پر وہابیت کے گہرے

نقوش لے کر واپس ہوئے۔

پھر اسی دینی دعوت کے ص۴۶ پر ہے۔

" مولانا گنگوہی بالعموم بچوں اور طالب علموں کو بیعت نہیں
کرتے تھے فراغت اور تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی
تھی مگر مولانا الیاس کے غیر معمولی حالات کی بنا پر ان کی
خواہش اور درخواست پر بیعت کر لیا"

اس عبارت میں مولوی الیاس کو مولوی رشید احمد گنگوہی امام الوہابیہ کا مرید بتا کر مولوی الیاس کی وہابیت پر مہر ثبت کر دی۔

پھر اسی دینی دعوت کے ص۴۹ تا ص۵۰ پر ہے

" حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی وفات کے بعد آپ نے
شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب سے درخواست کی
آپ نے مولانا خلیل احمد صاحب کی جانب رجوع کا مشورہ
دیا چنانچہ آپ نے مولانا سہارنپوری خلیل احمد سے
اپنا تعلق قائم کر لیا اور آپ کی نگرانی و رہنمائی میں
منازل سلوک طے کئے"

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مولوی الیاس صاحب نے پیر کی موت کے بعد دوسرا پیر بنایا اور وہ بھی وہابی ملا۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ اسی کتاب کے ص۵۳ کی عبارت سے مستفاد ہے کہ مولوی الیاس صاحب ایک عرصہ تک وہابیوں کے مشہور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں مدرس بھی رہے۔

پھر اسی کتاب کا صہ۵۳ ملاحظہ ہو۔

"ایک مرتبہ کاندھلے میں (محمد الیاس صاحب کا آبائی وطن) شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی موجود تھے نماز کا وقت آیا تو امامت کے لئے آپ کو (محمد الیاس) بڑھایا"

یہاں سے معلوم ہوا کہ مولوی الیاس صاحب کو وہابی مولویوں کی امامت کا شرف بھی حاصل ہوا تھا

پھر اسی کتاب کے صہ۱۵ پر مولوی محمود الحسن دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی۔ عبدالرحیم رائے پوری کے متعلق مولوی الیاس کا قول درج ہے۔

"یہ حضرات جسم و جان میں لبسے ہوئے تھے"

مسلمانو! غور کرو اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو کہ مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت جن کے متعلق جب تبلیغی جماعت کے ایک معتبر مبلغ کے قلم سے یہ ثابت ہو گیا کہ موصوف وہابیہ کی صحبت میں رہے وہیں بڑھے پلے ان ہی کے یہاں پڑھے لکھے ان ہی کے مدارس میں مدرس رہے۔ اور ان سے ہی اکتساب کیا وہی وہابیہ مولوی الیاس کے جسم و جان میں لبسے رہے ان سے ہی سلسلہ بیعت وارادت قائم کیا گیا ایسے شخص کی وہابیت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہے؛ ہر ذی عقل یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ ایسا شخص یقیناً وہابی ہے۔

تبلیغی جماعت کا ہمیشہ وہابیہ اور انکے مدارس سے تعلق رہا

مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت برابر اپنے مبلغین کو وہابیوں کے مدرسوں اور جلسوں میں شرکت کی تاکید کیا کرتے تھے ہم اس سلسلہ میں مکاتیب مرتبہ مولوی ابوالحسن ندوی مبلغ تبلیغی جماعت کو پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو مکاتیب صہ۱۴۰۔۱۴۱

"۶ر اپریل کو سہارنپور میں مدرسہ مظاہر العلوم کا سالانہ جلسہ ہے اگر حضرات مبلغین ایسے ایسے موقعوں میں چند دنوں پہلے اور چند دنوں بعد صحیح اصول کے ساتھ تبلیغی سرگرمیوں کے موقعے ڈھونڈھتے رہیں تو جنت میں لیجانے والی اسکیم سرسبز ہو سکتی ہے"

ایک مرتبہ مولوی الیاس کی تبلیغی جماعت لکھنؤ گئی اور اتفاقاً یہ لوگ مولوی عبدالشکور کاکوروی سے نہ ملے اس پر مولوی الیاس انتہائی قلق اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں ملاحظہ ہو مکاتیب مرتبہ مولوی ابوالحسن ندوی صہ۵

"مجھے بڑا قلق ہوا کہ وہ مولانا عبدالشکور صاحب سے مل کر نہ آئے"

یہ مولوی عبدالشکور وہی شخص ہیں جن کی وہابیت ہندوستان میں اظہر من الشمس وابین من الامس ہے پھر مکاتیب صہ۹۲ ملاحظہ ہو

"آج یہ بندہ اس دعوت کو لے کر مدرسہ امینیہ گیا تھا حق تعالیٰ کے فضل اور لطف رحمت نے بہت امید افزا صورت پیدا فرمادی"

ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی جماعت کا تعلق ہمیشہ مدارس وہابیہ ہی سے رہا۔

تبلیغی جماعت کا مقصد کلمہ اور نماز کی اصلاح نہیں

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب کے مخصوص خطوط اور ملفوظات کا مطالعہ کرنے سے آفتاب کی طرح روشن ہے کہ ان کی اس تحریک کا مقصد کلمہ اور نماز کی اصلاح نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں تبلیغی جماعت کے خاص مبلغ جناب مولوی ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "دینی دعوت" ملاحظہ فرمایئے اسی "دینی دعوت کے صد ۲۲۶ پر ہے۔

(مولوی الیاس صاحب نے) ایک مرتبہ اپنے عزیز مولوی ظہیر الحسن صاحب (ایم اے علیگ) سے فرمایا جو ایک وسیع النظر عالم بھی ہیں۔

ظہیر الحسن! میرا مدعا کوئی پاتا نہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے (دینی دعوت صد ۲۲۶)

تبلیغی جماعت کے ان ہی مبلغ جناب مولوی ابوالحسن علی ندوی صاحب نے اپنی کتاب "مکاتیب مولوی الیاس" کے صد ۱۲۲ پر مولوی الیاس صاحب کا ایک ایسا خط نقل کیا ہے جو تبلیغی جماعت کے مخصوص کارکنوں کے نام ہے اس خط میں یہ مضمون قابلِ غور ہے

وہ دو امر ہیں۔ ایک تو وہ جو نہ ہونا چاہیئے اور وہ کرتے ہیں دوسرا وہ جو ہونا چاہیئے۔ اور نہیں کرتے امر اول کلمہ اور نماز

کی تصحیح کرانے کو اگر کرتے ہیں تو بمنزلہ مقصود کے کرتے ہیں کہ جیسا اس تحریک کا مقصد ہو حالانکہ یہ مقصد نہیں"۔

(مکاتیب صد ۱۲۲)

پھر اسی مضمون کی سرخی اسی صفحہ کے ایک کنارے پر اسطرح موجود ہے

"کلمہ اور نماز کی تصحیح اس تحریک کا مقصود نہیں"

تبلیغی جماعت کی معتبر کتابوں کے حوالے جو ہم نے اوپر درج کئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ایک معمولی پڑھا لکھا انسان بھی بڑی آسانی سے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا مقصد کلمہ اور نماز کی اصلاح نہیں ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ جب تبلیغی جماعت کا مقصد کلمہ اور نماز کی اصلاح نہیں ہے تو کلمہ اور نماز کی آڑ میں کیا مقصد پوشیدہ ہے اس سلسلہ میں تبلیغی جماعت کی معتبر کتابوں کے دیکھنے سے روز روشن کی طرح صاف ظاہر ہے کہ:-

تبلیغی جماعت کا مقصد وہابیت کی اشاعت ہے

اس حقیقت کے ثبوت میں تبلیغی جماعت کے خاص مبلغوں کی دو کتابوں کی عبارتیں دیکھیئے اول "ملفوظات مولوی الیاس" جسے تبلیغی جماعت کے بہت مشہور مبلغ مولوی منظور نعمانی سنبھلی نے ترتیب دیا ہے دوم "مکاتیب مولوی الیاس" جسے تبلیغی جماعت کے بہت مشہور مبلغ اور خاص رکن مولوی ابو الحسن علی ندوی نے جمع کیا ہے۔

"ملفوظات مولوی الیاس" کے صد ۱۴ پر یہ عبارت درج ہے۔

(مولوی الیاس نے) ایک بار فرمایا حضرت مولانا تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کر اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی (ملفوظات ص۵۰)

مولوی الیاس صاحب کے اس بیان سے یہ حقیقت آفتاب کی طرح روشن ہے کہ وہ اپنے مخصوص طریقۂ تبلیغ سے وہابیوں کے مشہور پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو مسلمانوں میں پھیلانا چاہتے تھے۔

پھر اسی ملفوظات کے ص۵۷ پر مولوی الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت کا یہ بیان بھی موجود ہے۔

"حضرت (تھانوی) کی تعلیمات حقہ اور ہدایات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے (ملفوظات ص۵۷)

پھر مکاتیب مولوی الیاس" مرتبہ مولوی ابوالحسن علی ندوی کے ص۱۳۵ پر مولوی الیاس صاحب کا یہ بیان بھی ملاحظہ فرمائیے

حضرت تھانوی سے منتفع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی محبت ہو اور ان کے آدمیوں سے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے منتفع ہوا جاوے ان کی کتابوں کے مطالعہ سے علم آدے گا اور ان کے آدمیوں سے عمل" (مکاتیب ص۱۳۵)

مولوی الیاس صاحب کے ان بیانات اور خطوط کے مضامین سے صاف ظاہر ہے کہ اس تحریک کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہل سنت میں وہابیوں

کی تعلیمات کو پھیلایا جائے اور کلمہ اور نماز کی آڑ میں عوام کو وہابیت کے رنگ میں رنگ دیا جائے۔

فرقۂ وہابیہ کا نجد سے ظہور ہوا

خطۂ نجد اور ضلالت

خطۂ نجد کو شیطنت اور ضلالت سے جو مناسبت ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں روایت نقل کرتے ہیں۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرى ابليس فى صورة الشيخ النجدى	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابلیس کو بسا اوقات شیخ نجدی کی صورت میں دیکھا کرتے تھے۔

جب آفتاب اسلام نے اپنی روشنی سے انسانی دلوں کی گہرائیوں کو روشن کرنا شروع کیا اور وہ لوگ جن کو حق کی سچی طلب تھی حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے تو مکہ کے کفار و مشرکین نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خطرناک قدم اٹھانے کے ارادہ سے دار الندوہ میں مشورہ کرنے کے لئے اکابر قریش کو جمع کیا۔ اس وقت بھی شیطان شیخ نجدی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور کفار مکہ کے مشوروں میں شریک ہو گیا۔ جب لوگوں نے اپنا اپنا مشورہ پیش کیا تو شیخ نجدی نے ہر شخص کے مشورہ کو یہ کہکر مسترد کر دیا کہ بئس رایك یا فلاں (اے فلاں تیرا مشورہ بہت برا اور غلط ہے)

آخر میں ابوجہل کھڑا ہوا اور اُس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا مشورہ دیا تو اُس وقت بھی یہی شیخ نجدی تھا جس نے ابوجہل کی رائے کی یہ کہکر تائید کی کہ نعم ما قلت یا ابا الحکم (اے ابوالحکم تیری رائے بہترین ہے)

شیطنت اور نجد کے درمیان جو مناسبت ہے وہ ان دو روایتوں سے ظاہر ہے یہی وجہ ہے کہ حزب الشیطان یعنی شیطانی جماعت کے خروج کے لئے قدرت کی جانب سے خطہ نجدی تجویز کیا گیا

حزب الشیطان کے متعلق معجزانہ پیشین گوئیاں

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ :

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو ہمارے ملک شام میں برکت فرما۔ اللہ تو ہمارے ملک یمن میں برکت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں راوی کہتے ہیں کہ میرے گمان میں تیسری مرتبہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطانی گروہ کا خروج ہوگا۔

اس حدیث سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ نجد سے ایک فرقہ نکلے گا جو

خدائے قدوس اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شیطانی فرقہ ہوگا اور مسلمانوں کو گمراہ کرے گا۔

مسلمانو! سوچو اور غور کرو کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس خطہ زمین کے لئے دعا نہ فرمائیں اور صحابی کے اصرار کے باوجود جب فرمائیں تو یہ کہ وہاں سے شیطان کی جماعت نکلے گی۔ ایسی صورت میں کیا آپ امید کر سکتے ہیں کہ خطہ نجد سے آپ کے لئے کوئی ہدایت کا چشمہ جاری ہوگا۔ میرے خیال میں جس کا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے یہ معلوم کرنے کے بعد کہ حضور نے وہاں سے حزب الشیطان کے خروج کی پیشین گوئی فرمائی ہے ہرگز ہرگز نجدیوں کو اپنا مذہبی پیشوا اور رہنما بنانے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

حزب الشیطان کی چند علامتیں

(۱) ادعاء عمل بالحدیث ۔ یعنی حدیث پر عمل کرنے کے مدعی ہوں گے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ (اخرجہ البخاری)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ناتجربہ کار بے وقوف آئیں گے جو اپنے زعم میں قول نبی (حدیث) سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں روایت کیا ہے

(۲) بظاہر ظاہری اعمال روزہ اور نماز کے خوب پابند ہوں گے لیکن بد عقیدہ اور بے دین ہوں گے

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم تحقرون صلوٰتکم مع صلوٰتھم وصیامکم مع صیامھم وعملکم مع عملھم یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیہ رواہ البخاری عن ابی سعید ن الخدری

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی نمازوں کو اُن کی نمازوں اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں اور تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں ہیچ اور حقیر سمجھو گے وہ قرآن تلاوت کریں گے لیکن حلق سے تجاوز نہ کرے گا دین سے اس طرح دور ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے دور ہو جاتا ہے
اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے

(۳) اس فرقہ کے لوگ اکثر سروں کو منڈاتے ہوں گے

قیل ما سیماھم قال سیماھم التحلیق ۔ اخرجہ البخاری

عرض کیا گیا کہ اس فرقہ کی علامت کیا ہوگی فرمایا ان کی علامت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اپنے سروں کو منڈاتے ہوں گے۔

ان ہرسہ احادیث شریفہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حزب الشیطان جو خطہ نجد سے نکلے گا بظاہر ان کا دعوی یہ ہوگا کہ حدیث پر عمل کرتے ہیں بات بات پر حدیث پیش کریں گے اور اپنے زعم میں اپنے دعوے پر اس حدیث سے استدلال کرنے کی کوشش کریں گے۔ دوسروں سے بات بات

پر حدیث کا مطالبہ کریں گے اپنے سر گھٹاتے ہوں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس جماعت کے اکثر و بیشتر افراد اپنا سر گھٹاتے ہوں گے بظاہر مسلمانوں سے زیادہ نماز اور روزہ اور ظاہری اعمال کی پابندی کرتے ہوں گے قرآن کی تلاوت اور اشراق و تہجد کی پابندی میں مسلمانوں سے بھی زیادہ ہوں گے باوجود ان تمام باتوں کے ان کا دین سے کوئی تعلق نہ ہوگا ان کے عقائد بدترین اور ان کے خیالات گندے اور ناپاک ہوں گے۔

حزب الشیطان کے متعلق پیشین گوئی پوری ہوگئی

وہابیہ نجدیہ کا نجد سے خروج

تقریباً بارہ سو سال کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور مخبر صادق کی خبر صادق کے مطابق نجد سے فرقہ وہابیہ کا ظہور ہوا۔ جس کا موجد اور بانی عبد الوہاب نجدی تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہجری ۱۲۰۳ھ میں جب شاہ روم سلطان عبد الحمید خاں کا انتقال ہوا اس وقت سلطان مرحوم کے بھتیجے سلطان سلیم ثالث نے شاہ مرحوم کے صاحبزادوں کو قید کر کے خود چچا کے تخت و تاج پر قبضہ کر لیا اور ان ارکان سلطنت اور امراء و وزراء کو جو شاہ مرحوم کے ہوا خواہ اور ہمدرد تھے محض اس خیال فاسد کے تحت کہ شاید یہ لوگ شاہ مرحوم کے صاحبزادوں

کی ہمدردی میں میری مخالفت کریں، اچانک قتل کروا دیا اور رعایا پر رات دن مظالم کرنے لگا جس کی وجہ سے مملکت روم میں خلل واقع ہوگیا تمام وہ صوبے جو ترکوں کی اصطلاح میں پاشا کہلائے جاتے تھے اور تمام وہ ماتحت بادشاہ جو حکومت روم کو خراج ادا کیا کرتے تھے مملکت روم کی بدنظمی اور انتظامی کمزوری دیکھ کر بغاوت کرنے لگے اور مطلق العنان بادشاہ بن بیٹھے آپس میں قتل و قتال اور جنگ و جدال شروع ہوگیا۔ ہر طاقتور کمزور کے علاقے پر نظریں ڈالنے لگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام وہ حکومتیں جو سلطنت روم کے زیر اقتدار تھیں کمزور ہوگئیں ہر کس و ناکس کو حکومت و بادشاہت کا شوق چرایا جس کے ساتھ چند غنڈے جمع ہوگئے اسی نے جس کے علاقہ پر چاہا چھاپہ مارا اور قبضہ کرلیا۔

اس زمانہ میں حجاز پر اہل بیت رسول میں سے کسی کی حکومت ہوا کرتی تھی۔ وہاں کا حاکم شریف مکہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا اس علاقہ میں اتنی آمدنی نہ تھی جو ملک کے نظم و نسق کے لئے کفایت کرسکتی۔ شاہ روم نقد و جنس کے ذریعہ اہل حجاز کی مدد کیا کرتے تھے اس کے علاوہ چونکہ حرمین شریفین جملہ اہل اسلام کے نزدیک محترم ہے اس لئے روم کی ماتحت حکومتیں بھی اہل حجاز کی امداد سے دریغ نہ کرتی تھیں اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ حجاز کے علاقہ میں اگر کوئی سرکشی کرنا چاہتا یا حملہ کرنے کا ارادہ کرتا تو شریف یعنی حاکم حجاز کے اشارے پر شاہ روم حجاز کی

حفاظت کے لئے فوجیں بھیج دیتے اور ہر ممکن طریقہ سے امداد کرتے۔ گویا یوں سمجھئے کہ روم اور اس کے گرد و نواح کی تمام چھوٹی بڑی سلطنتوں حکومت حجاز کی پشت پناہی کے لئے تیار رہتی تھیں اور شریف مکہ ان طاقتوں کی پشت پناہی کی وجہ سے مطمئن تھے اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے جب روم کی مملکت میں خلفشار پیدا ہوگیا اور وہاں کا نظم و نسق بگڑ گیا نیز وہاں کے دیگر امراء اور سلاطین خود بھی کمزور ہوکر اپنی پریشانیوں میں گرفتار ہوگئے تو اس کا اثر مملکت حجاز پر بھی پڑا اشرار نے یہ سمجھ کر کہ مملکت حجاز کی پشت پناہ حکومتیں خود کمزور ہوچکی ہیں ناجائز فائدہ اٹھانے کی نیت سے نئے نئے فتنے پیدا کئے ان فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ نجدیوں وہابیوں کا فتنہ تھا۔ اہل حجاز نے یزید اور حجاج کے مظالم جو کانوں سے سنے تھے نجدیوں کی بدولت اپنی آنکھوں سے دیکھے یعنی فرقہ وہابیہ کے امام عبدالوہاب نجدی نے جو نجد کا انتہائی عیار اور ہوشیار رئیس تھا بادشاہی کا خواب دیکھنا شروع کیا اور اپنے خواب کو جامۂ تعبیر پہنانے کے لئے طے کیا کہ دین و مذہب کے نام پر ایک جماعت تیار کرکے مکہ و مدینہ اور حجاز کے دوسرے علاقوں پر قبضہ کرلے۔ چنانچہ امام الوہابیہ عبدالوہاب نجدی نے نجد کے گرد و نواح قصبات اور دیہات میں جاکر توحید اور نماز کے وعظ کہنا شروع کئے اور لوگوں کو باور کرایا کہ اس زمانہ میں تمام مسلمان شرک میں مبتلا ہیں اور توحید کو فراموش کرچکے ہیں عام لوگ کلمہ طیبہ اور نماز کے سبز باغ دیکھ کر عبدالوہاب کے مرید و معتقد اور پیرو ہوگئے رفتہ رفتہ

اس کی جماعت ہزاروں کی تعداد کو پہنچ گئی جب اس نے دیکھا کہ اپنی
طاقت مضبوط ہوگئی تو لوگوں سے کہا کہ مسلمانوں کا ایک امیر ہونا ضروری
ہے سب نے بالاتفاق منظور کیا اور کہا کہ آپ سے زیادہ اس امارت
کا مستحق اور کون ہو سکتا ہے چنانچہ امام الوہابیہ عبدالوہاب نجدی
نے اپنے لئے اپنی جماعت سے بیعت لی خطبہ میں بادشاہ کی جگہ اپنا نام
داخل کیا اور اپنے وطن نجد کو پایۂ تخت یعنی راجدھانی بنایا اور
اپنی اولاد اور اقارب کو حکام مقرر کر کے اپنے جدید مذہب (وہابیہ)
کی تشکیل میں مصروف ہوگیا اور اہل سنت وجماعت کو مشرک بنانے
کے لئے کچھ مسائل واعتقادات فرقہ معتزلہ کے کچھ خارجیوں کے
اور کچھ فرقہ ظاہریہ کے لیکر اور کچھ اپنے دل سے جوڑ کر ایک کتاب
لکھی پھر اس کے لڑکے محمد بن عبدالوہاب نے اس میں کچھ اضافہ
کیا اور اس کا نام کتاب التوحید رکھا جس میں تمام امت
محمدیہ کو کافر ومشرک بنایا خصوصاً حرمین شریفین کے رہنے والوں
کو مشرک بناکر ان کا جان ومال حلال کیا۔ اس کے بعد ۱۲۲۱ھ میں
جمع کثیر اور جم غفیر کے ساتھ سلطان سلیم ثالث کے آخری ایام میں
حملہ کیا۔ شریف مکہ کو لوگوں نے مشورہ دیا کہ ترک فوج کو مصر وشام
سے بلوا لیجئے یا عرب کے قبائل کو جمع کر لیجئے اور نجدیوں کا مقابلہ
کیجئے۔ شریف مکہ نے محض اس خیال سے کہ مسلمانوں کو حرم سے
کیونکر منع کروں ان کو روکنا گوارا نہ کیا۔ اہل حجاز نے ہر چند سمجھایا
لیکن شریف مکہ نے ان کے متعلق حسن ظن سے کام لیا اور کچھ بھی

خیال نہ کیا۔ یہاں تک کہ نجدی قرن المنازل تک آگئے وہاں سے محمد بن
عبدالوہاب نجدی نے مکہ کو چھوڑا اور طائف پر حملہ آور ہوگیا اور چاروں
طرف سے گھیر کر اہل طائف کو قتل کیا اور ان کے مال ومتاع کو لوٹا نہ
چھوٹا دیکھا نہ بڑا، نہ جوان دیکھا نہ بوڑھا نہ عورت دیکھی نہ مرد جو
سامنے آگیا اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا حضرت عبداللہ بن عباس
کی مسجد کو منہدم کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ آثار متبرکہ کو مٹا دیا
الغرض لوٹ مار کے بعد وہاں کے تمام مال واسباب پر قبضہ کر لیا۔ یہ اطلاعات
شریف مکہ کو پہونچیں اور معلوم ہوا کہ نجدی اب مکہ مکرمہ پر حملہ آور
ہونا چاہتا ہے ایک یوم قبل کتاب التوحید علمائے مکہ کے ہاتھ آئی
جس کو دیکھ کر علمائے مکہ ان پر کفر کا فتوے دیا۔ لیکن اب کیا ہوتا
فرصت کہاں تھی۔ شریف مکہ کو اس کے سوا کوئی راستہ نہ تھا کہ وہاں
سے چلے جائیں۔ چنانچہ شریف مکہ چند غلاموں کو ساتھ لے کر راہی جدہ
ہوئے اور وہاں کے قلعہ میں پناہ لی۔ نجدیوں نے انتہائی سفاکی اور
بیباکی کے ساتھ مسجد حرام میں گھس کر ان لوگوں کو جو حرم محترم میں پناہ لینے
کے لئے چھپے تھے قتل کیا اور حرم محترم کا کچھ احترام ملحوظ نہ رکھا شریف اور
اہل مکہ کے اموال کثیرہ کو اپنے قبضہ میں کیا پھر جسطرح مکہ معظمہ میں قتل وقتال
کیا تھا اسی طرح مدینہ منورہ میں بیدردی کے ساتھ مسلمانوں کو قتل کیا اور یہ قتل
وقتال صرف اسلئے تھا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مذہب کے مطابق تمام اہل
اسلام مشرک بدعتی اور مباح الدم تھے الغرض اسی طرح چند روز ان بدمذہبوں
کا دور حکومت رہا پھر سلطان محمود خاں پسر سلطان عبدالحمید خاں مرحوم نے حکومت کی

باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ شخص نیک دل اور باخدا آدمی تھا اس نے
پہلے اپنی حکومت کو مضبوط کیا پھر محمد علی پاشا والی مصر کو نجدیوں پر جہاد کرنے کا
حکم دیا انھوں نے ابراہیم پاشا کو حجاز کی طرف روانہ کیا اس نے آکر ایسا تدارک
کیا کہ حجاز کو نجدیوں وہابیوں سے خالی کرالیا۔ اور ان بدمذہبوں کو نجد کی طرف
نکال بھگایا چنانچہ علامہ محمد بن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ تذکرہ اس واقعہ کا
فرمایا ہے رد المحتار شرح درمختار کی جلد ۳ کتاب الجہاد باب البغاۃ میں خارجیوں
کے بیان میں فرماتے ہیں کہ۔

كما وقع في زماننا في اتباع
عبد الوهاب الذين خرجوا من
نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا
ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم
اعتقدوا انهم هم المسلمون
وان من خالف اعتقادهم
مشركون واستباحوا بذلك قتل
اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر
الله تعالى شوكتهم وخرب بلادهم
وظفر بهم عساكر المسلمين عام
ثلث وثلثين ومائتين والف

خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانہ میں پیروان
عبدالوہاب سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج
کرکے حرمین شریفین پر غلبہ حاصل کیا وہ اپنے آپ
کو بظاہر حنبلی کہتے تھے لیکن ان کا یہ اعتقاد
تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو اُن کی مخالفت
کریں وہ سب مشرک ہیں اسی وجہ سے انھوں نے
اہل سنت اور علمائے اہل سنت کے قتل کرنے کو
مباح اور جائز قرار دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کی شوکت کو توڑ دیا اور ان کے شہروں کو خراب
اور ویران کردیا اور مسلمانوں کے لشکروں کو
وہابیوں پر ۱۲۳۳ھ میں غالب کردیا

ہندوستان میں وہابیت کا شیوع

تیرہویں صدی میں ہندوستان کے مشہور شہر دہلی کے خاندان عزیزی میں جو علمی

اعتبار سے ایک مشہور خاندان تھا ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام محمد اسمٰعیل تھا ذہین
اور طباع تھا علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد سیر و سیاحت کا شوق ہوا ارادۂ حج
بیت اللہ سے حجاز کا سفر کیا اور حجاز پہونچ گئے بعض اوقات انتہائی ذہانت اور
طباعی بھی انسان کی دینی تباہی اور ایمان کی بربادی کا باعث ہو جاتی ہے مولوی اسمٰعیل
دہلوی کو وہابیہ کی مشہور کتاب کتاب التوحید مل گئی طبیعت جدت پسند تھی محمد بن عبدالوہاب
نجدی کے عقائد پسند آگئے کتاب التوحید کو حاصل کرلیا اور خود اس کا ترجمہ کیا اور اس ترجمہ
کا نام تقویۃ الایمان رکھا جو آج بھی ہر وہابی کے گھر میں موجود اور انکے کتبخانوں کی
زینت بنی ہوئی ہے مولوی اسمٰعیل نے نجدی کی اتباع میں تمام اُن آیات قرآنی جو جو
مشرکین مکہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر ڈھالکر شرک کی بوچھار شروع کردی
اور عامۃ المسلمین کو مشرک قرار دیا بزرگان دین اور انبیاء و اولیا کی شان اقدس
میں جو گستاخیاں کی ہیں انکے بیان اور تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے انبیاء اور اولیاء کو
اگر کسی جگہ جوتے چمار سے بدتر بنایا تو دوسری جگہ ذرہ ناچیز سے کمتر دکھایا سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا کہ معاذ اللہ وہ مرکر مٹی میں مل گئے الغرض مصداق
طابق النعل بالنعل جو کچھ امام اول شیخ نجدی نے کتاب التوحید میں لکھا وہ سب کچھ
بلکہ اس سے زیادہ مولوی اسمٰعیل نے اپنی تقویۃ الایمان میں لکھا اور اشاعت وہابیت
کے سلسلہ میں انکا وہی طور طریقہ رہا جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا طریقہ تھا نجدی
نے اپنی بیعت لے کر مذہب کے نام پر ایک جماعت بنائی اور جہاد کے نام سے
خروج کیا۔ مولوی اسمٰعیل نے اپنے پیر سید احمد بریلوی کی آڑ لی اور بیعت جہاد
لے کر جماعت بنائی اور مجاہد بن کر میدان میں نکلے خدا جانتا ہے کیا ارادے تھے اور
کیسے کیسے منصوبے لیکر مجاہدانہ لباس میں ملبوس ہوئے تھے لیکن افسوس یہ ہے کہ دل کی تمنا

دل ہی میں رہی پیر و مرید کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہونے پایا تھا کہ کسی سفاک نے ہر دو پیر اور مرید یعنی سید احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو قتل کر دیا اب ہندوستان میں وہابیت کا بظاہر کوئی سرپرست نظر نہ آرہا تھا اسلئے کوئی وہابیت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا گوارا نہ کرتا تھا تھوڑی مدت کے بعد چند ایسے لوگوں نے جن کی وہابیت سے محبت تھی پھر وہابیت کا گھر بسانے کی کوشش کی اور ایک ایسا مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ کیا جہاں بظاہر فروعات میں کتب حنفیہ کی تعلیم دی جائے۔
لیکن عقائد میں عقائد وہابیہ کی اشاعت کی جائے چنانچہ مدرسہ قائم ہوا اس مدرسہ کے علمار مدرسین اور سرپرستوں نے پہلا کام یہ کیا کہ نجدی کے عقائد کی تعریف وتحسین بڑا ہی کی اور اشارۃ" اپنے عقائد کی کیفیت بتادی اور مسلمانوں کو آگاہ کر دیا کہ ان کے عقائد وہی ہیں جو وہابیہ کے عقائد ہیں اب کیا تھا عوام اہلسنت بھانپ گئے علمار اہلسنت نے ان کے عقائد کی تصریح کردی اور مسلمانوں کو صاف بتا دیا کہ عقائد کے اعتبار سے یہ بھی وہابی ہیں مسلمان ان سے متنفر ہوگئے ان لوگوں کو نہ اہل سنت کی مساجد میں امامت کی جگہ تھی نہ اہل سنت کے مدارس میں مدرسی کا منصب مل سکتا تھا نہ وہابیہ کی تقریریں سننے کو تیار تھے نہ ان کی کتابیں دیکھنے کے روادار تھے الغرض وہابیت مسلمانوں میں مقبول نہ ہوسکی اور تقریباً ڈیڑھ صدی گذرنے کے باوجود وہابیوں کی سعی وکوشش ناکام رہی اس ناکامی کو دیکھ کر جماعت وہابیہ میں سے ایک شخص مولوی الیاس نامی نے ایک جماعت قائم کی اور اس کا نام تبلیغی جماعت رکھا وہابیہ کا لٹریچر تیار کرایا وہابی علمار کو دعوت دے کر شریک کیا اور چند ایسے اصول مرتب کئے جنکے ذریعے وہابیت کی اشاعت میں کوئی دشواری پیش نہ آئے اور عوام بڑی خوشی سے انکے عقائد قبول کرلیں یہ جماعت آجکل کلمہ

اور نماز کا وعظ سنا کر عوام اہل سنت کو اپنانے کی کوشش کر رہی ہے بظاہر دعویٰ یہ ہے کہ ہمیں کسی کے عقائد سے بحث نہیں لیکن آپ نے بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کے ملفوظات اور مکتوبات دیکھنے اور سننے کے بعد خود بھی اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ ان کا ارادہ کلمہ اور نماز کی اصلاح نہیں بلکہ عوام کو اپنا ہمخیال اور ہم عقیدہ بنا کر وہابیت کی توسیع واشاعت مقصود ہے۔

تبلیغی جماعت کو تقیّہ کی تعلیم

کسی جماعت کا اپنے عقائد کو چھپانا اور بظاہر اخفا کرنا اس جماعت کے عقائد کے بطلان کی روشن دلیل ہے۔ ہم اس سلسلہ میں جب تبلیغی جماعت کے طریق عمل کا جائزہ لیتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ جب کسی اجنبی جگہ جاتے ہیں تو اپنے مخصوص عقائد اور خیالات بالکل اظہار نہیں کرتے بلکہ ان اعمال مستحبہ کو جو عوام اہل سنت اور وہابیہ کے مابین امتیاز کا ذریعہ ہیں اور وہابیہ ان اعمال کے متعلق ممنوع ناجائز اور ہونے کی تصریح کرچکے ہیں یہ لوگ بعض اوقات خود بھی شریک ہوجاتے ہیں بلکہ فاتحہ وغیرہ کے کھانے کو جسے یہ لوگ اپنے عقیدہ میں ناجائز اور حرام سمجھتے ہیں موقع پڑنے پر کھا بھی لیتے ہیں اسکے بعد جب عوام اہلسنت کو اپنانے اور مانوس بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو رفتہ رفتہ اپنے مخصوص عقائد اور خیالات کا جام پلا کر ایسا مدہوش بنا دیتے ہیں کہ پھر انھیں اپنے عقائد پر غور وفکر کرنے کا ہوش ہی نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں ہم نے جب تبلیغی جماعت

کے مخصوص مبلغین کی تالیفات کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا اپنے عقائد کو چھپانا اور مخفی رکھنا اس جماعت کے عوام کا ہی طریقہ نہیں بلکہ بانی جماعت کی طرف سے ان کو تقیہ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے چنانچہ یہ لوگ جو عوام کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف کلمہ اور نماز کی اصلاح کرنا ہے بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کی یہی تعلیم ہے کہ عوام کو باور کرایا جائے بانی جماعت مولوی الیاس لکھتے ہیں ملاحظہ ہو مکاتیب مرتبہ مولوی ابو الحسن ندوی ص۱۳۔

"تمام ملک کے جامعوں اور مجامع میں اس مضمون کی اشاعت کا اہتمام کرلیا جائے کہ جو قوم کلمۂ طیبہ اور نماز کے اندر کی چیزوں کی تصحیح اور کلمہ شہادت کے مضمون پر اب تک پوری طرح مطلع نہ ہوئی جو اسلام کی بنیادی چیز ہے، تو بنیادی چیز کو چھوڑ کر اوپر کی چیزوں میں مشغول ہونا سخت غلطی ہے"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ تبلیغی جماعت کا ظاہری اشتہار اور اعلان صرف یہ ہے کہ سب سے مقدم کلمہ اور نماز ہے اور ہمارا مقصد اس کی اصلاح کرنا ہے چنانچہ یہی کلمات تبلیغی جماعت کے عام افراد کی زبانوں پر ہیں کہ ہمیں کسی کے عقائد سے بحث نہیں ہم صرف کلمہ اور نماز کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ محض تقیہ ہے ان کے ارادے بہت وسیع ہیں۔ چنانچہ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کے ملفوظات ملاحظہ ہوں۔

ہماری اس تحریک کا اصل مقصد ہے جمیع ماجاء بہ النبی سکھانا رہی قافلوں کی یہ چلت پھرت اور تبلیغی گشت سو یہ اس مقصد کے لئے ابتدائی ذریعہ ہے اور کلمہ اور نماز کی تلقین و تعلیم گویا ہمارے پورے نصاب کی الف ب ت ہے"

(ملفوظات مرتبہ مولوی منظور نعمانی ص۲۱)

پھر ملاحظہ ہو ص۶۵

"ہماری اس تحریک کا اصل مقصد تو بس دین کی طلب و قدر پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے نہ کہ صرف کلمہ اور نماز وغیرہ کی تصحیح و تلقین"

بلاشبہ وہابیہ کے نزدیک جمیع ماجاء بہ النبی میں ان کے عقائد بھی ہیں ان کے نزدیک دین وہی ہے جو ان کے خیالات اور عقائد ہیں۔ نیز ان کے نزدیک عوام کی اصلاح کا مطلب بھی یہی ہے کہ عوام کو اپنے رنگ میں رنگ لیا جائے اسلئے کہ عوام جب تک ان کے ہم خیال اور ہم عقیدہ نہ بن جائیں گے ان کے نزدیک قابل اصلاح رہیں گے۔

پھر ملاحظہ ہو مکاتیب مرتبہ مولوی ابو الحسن ندوی ص۱۴۳

"بہر کیف تقریر و تحریر میں نہ ایسے الفاظ نکلیں جن سے اندیشہ و خطرہ ہو فساد کا اور نہ ایسے خیالات کا اظہار ہو جن سے بدگمانی اور بدظنی بڑھے"

عبارت صاف ہے ہر سمجھدار غور کرے کہ کن خیالات کے اظہار سے روکا جارہا ہے اور وہ کون سے ایسے خیالات اور معتقدات ہیں جن کے

اظہار سے عوام کی بدظنی اور بدگمانی کا اندیشہ پیدا ہو رہا ہے
مسلمانو! دیکھو یہ ہے تقیہ کی تعلیم ۔ مقصد یہ ہے کہ اگر تم نے اپنے مخصوص عقائد کا عوام کے سامنے شروع میں اظہار کر دیا تو لوگ بدظن ہو جائیں گے اور وہابیت کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اس لیے اپنے خیالات کا شروع میں ظاہر کرنا مناسب نہیں ۔

تبلیغی جماعت کی شرکت انتہائی خطرناک ہے

برادران اہلسنت ہوشیار ۔ اپنے دین وایمان کی دولت سے خبردار ۔ تبلیغی جماعت کی شرکت عوام کے لئے انتہائی مضر اور خطرناک ہے یہ جماعت نئی نئی ترکیبوں سے عوام کو وہابیت کا شکار بنانے کی جد و جہد میں مصروف ہے اندیشہ ہے کہ اس جماعت کی شرکت کے بعد سنی عقائد باقی نہ رہیں اس لئے کہ عوام جو دینی مسائل سے ناواقف اور مذہبی دلائل سے بے خبر ہیں قرآن وحدیث سمجھنے سے مجبور ۔ اور ناسخ ومنسوخ اور صحیح وضعیف میں امتیاز کرنے سے معذور ہیں عربی زبان جانتے نہیں دوسروں کے ترجموں کے محتاج ہیں جن کو یہ بھی تمیز نہیں کہ مترجم نے جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط اور ترجمہ اصل عبارت کے مطابق ہے یا غیر مطابق جب ایسے لوگ وہابیوں کی جماعت میں شریک ہو کر شب و روز ان کی صحبتوں میں رہ کر ان کے ترجموں اور ان مضامین کا جن میں وہابیت کے زہریلے جراثیم موجود ہیں مطالعہ کریں گے ۔ ان کے بیان کردہ مطالب و معانی کو معتقدانہ

حیثیت سے اپنے دلوں میں جگہ دیں گے ان کی کتابیں پڑھیں گے ان کی تقریریں سنیں گے تو لامحالہ وہابیت کے وہ مسموم جراثیم ان کے دلوں میں اپنا اثر پھیلائیں گے اور رفتہ رفتہ وہ لوگ وہابیت کا شکار ہو جائیں گے ۔
میرے اس خیال کی تصدیق کے لئے ذرا ان لوگوں کے حالات پر نظر ڈالی جائے جو تبلیغی جماعت میں شریک ہو چکے ہیں وہ پہلے سنی ہی تھے ان کے عقائد اہل سنت کے عقائد کے موافق تھے ان کے معمولات بھی وہی تھے جو اہل سنت کے معمولات ہیں لیکن تبلیغی جماعت میں شریک ہونے کے بعد ان کے خیالات بدل گئے عقائد متغیر ہو گئے وہ لوگ جماعت کی شرکت سے پہلے جن علماء اہل سنت کی کتابیں دیکھتے تھے ۔ جن کی تقریریں ذوق وشوق سنتے تھے اور مسائل دریافت کیا کرتے تھے تبلیغی جماعت میں شریک ہونے کے بعد وہ لوگ نہ علماء اہلسنت کی تقریریں سننے کے لئے تیار ہیں نہ ان کی کتابیں دیکھنے کے روادار ہیں بلکہ اپنے عقائد سابقہ (عقائد اہلسنت) سے متنفر و بیزار ہیں اور اپنے باپ دادا کو مشرک اور بدعتی بتانے کو تیار ہیں ایسی ایسی صورت میں ہر سنی یہ فیصلہ کرنے کے لئے مجبور ہے کہ اس جماعت کی شرکت خطرناک ہے ۔

تبلیغی جماعت سے دور رہو

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہ کن فرقوں اور جماعتوں سے بچنے اور دور رہنے کا حکم دیا ہے اسی میں ایمان کی حفاظت اور دین کی

صیانت ہے چنانچہ بخاری ومسلم شریف میں روایت ہے

(۱) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اخرجہ البخاری ومسلم

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گمراہ کن فرقوں سے دور رہو اور ان کو اپنے پاس نہ آنے دو ایسی صورت میں وہ نہ تم کو گمراہ کر سکیں گے اور نہ فتنہ میں ڈال سکیں گے۔

حضور کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ تم نوزائیدہ فرقوں اور بد عقیدہ جماعتوں اور گمراہ کن ٹولیوں سے گریز اور ان کی صحبتوں سے پرہیز کرو تاکہ ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہو۔

دوسری حدیث ملاحظہ ہو۔

۲- عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک و

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک ہم نشین اور بد جلیس کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے مشک والا یا تو تجھے مشک دے دیگا تو اس سے خرید لیگا اور کچھ نہیں تو خوشبو تو آئے گی اور دھونکنی والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بد بو پائے گا۔ اس

اما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ (بخاری مسلم)

حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے

اس حدیث میں حضور نے نصیحت فرمائی ہے اور ایک مثال سے یہ بتایا ہے کہ جس طرح اخلاق خوش عقیدہ اور نیک لوگوں کی صحبت اور مجالست انسان کے لئے ہر صورت میں مفید ہے اسی طرح بد اخلاق اور بد عقیدہ اور بد مذہب لوگوں کی صحبت اور مخالطت انسان کے لئے ہر صورت میں مضر ہے۔

(۳) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبک من سوادہ اصابک من دخانہ اخرجہ ابوداؤد والنسائی

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ اگر کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہونچے گا۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے

"مطلب یہ ہے کہ بد کی صحبت اور گمراہوں کی مخالطت اور بے دینوں کی مجالست کے اثرات ضرور پڑیں گے اور خیالات بگڑیں گے۔

مسلمانو! ہم نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات اور نصائح پیش کر دیئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بد مذہبوں سے دور رہو۔ ان کی صحبتوں سے اجتناب کرو اور ان کی کلبوں

کی شرکت سے پرہیز کرو۔ تاکہ ان کی گمراہی اور ضلالت تم پر اثر انداز نہ ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ہم مسلمانوں کو توفیق دے کہ صراط مستقیم اور دین قویم پر قائم و دائم رہیں اور تمام نوزائیدہ فرقوں اور جماعتوں سے خصوصاً وہابیت کے فتنوں سے دور رہ کر اپنے دین و ایمان کی حفاظت کریں۔

آمین بجاہ النبی الامین سیدنا محمد امام المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

Muhd Sabuul